



سوال

(75) نماز میں اَلَيْسَ اللّٰهُ بِحَكِيمٍ اَلْحَاكِمِينَ کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِحَكِيمٍ اَلْحَاكِمِينَ [▲](#) سورة التین کے سننے والے کو جواب دینے کا ثبوت کسی حدیث صحیح سے ہے یا نہیں؟

2- ”علی وأنا علی ذلک من الشاہدین“ کلام ہے یا نہیں؟ اگر کلام ہے تو اس سے نماز میں کچھ فتور ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِحَكِيمٍ اَلْحَاكِمِينَ کے سننے والے کو جواب دینے کا ثبوت کسی حدیث سے باوجود تلاش کثیر مجھے اب تک دستیاب نہیں ہوا۔ ہاں پڑھنے والے کو جواب دینے کا ثبوت البتہ حدیث سے ہے، جیسا کہ جواب سوال میں مندرج ہے۔

2- ”علی وأنا علی ذلک من الشاہدین“ کے کلام ہونے میں تو کچھ شبہ نہیں ہے، لیکن نماز میں جو کلام ممنوع ہے، وہ وہی کلام ہے جو کسی آدمی یا دیگر کسی مخلوق سے کیا جائے، نہ کہ ہر کلام اور جواب مذکور اس قبیل سے نہیں ہے، تو اس کی ناجوازی اس وجہ سے نہیں ہو سکتی ہے کہ یہ کلام ہے اور کلام نماز میں ممنوع ہے، لیکن نماز ایک ایسی چیز ہے، جس میں آدمی خود مختار نہیں ہے کہ جو چاہے، اس میں گھٹا وے یا بڑھا وے، بلکہ اس میں پابندی قانون شرع شریف کی لازم ہے۔

صحیح بخاری البواب الاذان میں مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

((صلوا كما رستموني أصلي)) [1] ”یعنی نماز اس طرح پڑھو، جس طرح پر مجھ کو پڑھتے دیکھتے ہو۔“

تو نماز حسب تعلیم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنی چاہیے نہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے، تو جس سننے والے شخص کو اَلَيْسَ اللّٰهُ بِحَكِيمٍ اَلْحَاكِمِينَ [▲](#) سورة التین کے جواب دینے کا ثبوت کسی شرعی دلیل سے نہ پہنچا ہو تو اس کے تاپہنچنے ثبوت کے جواب دینا ملتوی کرنا چاہیے۔

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۵۶۶۲)



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

هذا ما عندي والتدأ علم بالصواب

مجموعه فتاوى عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 177

محدث فتویٰ